ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

حسنین خان سواتی
پی۔ ایچ۔ ڈی، اردو، (سکالر) ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ
محمد اسماعیل
لیکچرر گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج صوابی
محمد لیاقت
پی۔ ایچ۔ ڈی، اردو (سکالر) ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

مرزا فرحت اللہ بیگ کا اسلوبِ نثر

Hasnain khan
Phd Urdu, Scholar, Hazata University, Mansehra
Muhammad Ismail
Lecturer Govt Post Graduate Collage Swabi
Muhammad liaqat
Phd Urdu, Scholar, Hazata University, Mansehra

The Prose Style of Mirza Farhatullah Baig

Mirza Farhatullah Baig is considered to be the main pillar of satirical and humorous literature in the Urdu literary world.His style has a unique place in his prose writings.Mirza Farhatullah Baig adopted a different style to express his emotions and feelings.In his style, Ghalib's cheerfulness and elegance, Mohammad Hussain Azad's allegorical style and Mahfouz Ali's wonderful narration are found.In the style of Mirza Farhatullah Baig, the combination of sophistication and seriousness as well as good-natured criticism, Persian and Urdu idioms, in addition to the frequent use of familiar Hindi idioms and proverbs, and the minted language of Delhi are elements that are characteristic of him. Individualize the style.

Keywords: *Humor Analogies. Metaphors. Proverbs. Idioms. Mint language. Jokes. Elegance. Allegorical style.*

مرزا فرحت اللہ بیگ کے اسلوب کا جائزہ مختلف اصناف سخن کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مضمون میں پیش کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ان کی مرتب کردہ تصانیف ''کلیات مرزا فرحت اللہ بیگ'' جلد اول، جلد دوم اور جلد سوم

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

کا بڑی باریک بینی سے مطالعہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے ان تصانیف میں مختلف نوعیت کے مضامین تحریر کئے ہیں جن میں تاریخی و تہذیبی مضامین، اصلاحی و اخلاقی مضامین، افسانے، ڈرامے، سفر نامے اور نور نوشت شامل ہیں۔ ان تمام اصناف کی ادب کے حوالے سے جانچ پڑتال کی گئی ہے۔ کوئی بھی تحریر ہو اس تحریر میں اس کے مصنف کا عکس ضرور نظر آتا ہے۔ ہر عمل کا ایک رد عمل ہوتا ہے اور وہی رد عمل اس کے اندرونی خلفشار کو اُبھارتا ہے۔ تخلیق کی وجہ بھی بنتا ہے۔ اسلوب ہی وہ طرز نگارش ہے جس کی بدولت کوئی مصنف اپنا ادبی سفر طے کرتا ہے۔ ادیب کی پہچان اس کی لکھی ہوئی تحریروں سے ہوتی ہے۔ مگر اس کی نفر ادیب اور شہرت اس کے اسلوب کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اسلوب ہی وہ چیز ہے جس کے ذریعے ایک ادیب یا مصنف دوسرے ادیبوں سے منفرد اور الگ مقام حاصل کرتا ہے۔ تحریر میں لکھاری کی اپنی تصویر صاف اور واضح طور پر نظر آتی ہے۔ اسلوب اور تحریر کا آپس میں گہرا رشتہ پایا جاتا ہے۔ ایسی کوئی تحریر نہیں ہوتی جو اسلوب کے بغیر ہو۔ اگر ہو گی تو وہ نامکمل ہو گی۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی اسلوب کے متعلق یوں لکھتے ہیں:

> ”لکھنے والا بحر حال چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اس کے بارے میں سوچتا ہے اور ایک مخصوص انداز بیان میں ان تاثرات کو پیش کرتا ہے۔ جو رد عمل کے طور پر اس کی شخصیت میں ترتیب پاتے ہیں اسی لیے یہ اسلوب اس کی شخصیت کا عکس اور اس کی شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے“(۱)

یہ بات عیاں ہے کہ مرزا فرحت اللہ بیگ ادبی دنیا میں ایک مزاح نگار اپنے دلکش اسلوب کی وجہ سے مانے اور پہچانے جاتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں جو دہلی کی ٹکسائی زبان پائی جاتی ہے وہ ان کا طرہ امتیاز ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ ایک منفرد شخصیت رکھتے تھے ان کا منفرد انداز ان کی تحریروں اور اسلوب میں واضح طور پر ملتا ہے۔ ان کے اسلوب میں مرزا غالب کی خوش طبعی، شوخی و ظرافت محمد حسین آزاد کا تمثیلی انداز اور محفوظ علی کی شگفتہ بیانی پائی جاتی ہے۔ مگر وہ ان میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے۔ مرزا مرحت اللہ بیگ نے اپنے جذبات و احساسات کے اظہار کے لیے ایک الگ راستہ اپنایا۔ جس میں متانت اور سنجیدگی کے ساتھ خوش طبعی، تنقید کے ساتھ ظرافت کی آمیزش، فارسی اور اردو کے محاورات اور ضرب الامثال کے ساتھ ہندی کے مانوس محاروں اور کہاوتوں کا بر محل استعمال اور دہلی کی ٹکسالی زبان ایسے عناصر ہیں جو ان کے اسلوب کی انفرادی تشکیل کرتے ہیں۔ مرزا فرحت اللہ بیگ محض ایک ظرافت نگار ہی نہیں تھے بلکہ اعلیٰ پائے کے انشاء پرداز شخصیت نگار اور تنقیدی بصیرت کے حامل بھی

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

تھے۔ انہوں نے اپنی تحریروں کے حسن اور خوبصورتی میں اضافے کے لیے طرح طرح کے حربے استعمال کیے۔ الفاظ کا بر محل استعمال ہو یا جملوں کی ساخت، سادگی ہو یا دلکشی، محاروارت کا استعمال ہو یا شگفتگی انہوں نے اپنی خوبصورت اور فنکارانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی تحریروں کو اتنا دلچسپ بنا دیا ہے کہ ان کی رعنائی اور دلنشینی قاری کو ایک مسحور کن خوشبو فراہم کرتی ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے واقعات کی مرقع نگاری کی ہے۔ ان کے ہاں الفاظ کا چناؤ اور بہترین بندش آپس میں چسپاں ہیں۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کے اسلوب کے متعلق اختر انصاری یوں رقمطراز ہیں:

> " مرزا فرحت اللہ بیگ کے عام مضامین میں بھی اس دبستان (دہلی) کی چھاپ نظر آتی ہے یعنی وہ ہر جگہ دلی کی زبان لکھتے ہیں۔ مگر غلو یا نمائش سے کام لیتے ہوئے نہیں معلوم ہوتے یہ ان کی سلاست طبع اور خوش سلیقی کا ثبوت ہے کہ وہ دلی کی زبان کو ہر قسم کے مضامین میں برتتے ہیں۔ اور کامیاب ہوتے ہیں۔ جس دبستان سے ان کا تعلق ہے اس کی نمائندگی کرتے ہوئے بھی وہ نہ اس کی محدودیت و مقامیت کے شکار ہیں۔ نہ اس کے جذبہ نمائش کے شریک اس فنی ضبط و وقار اور اسی معتدل روش کی بنا پر وہ اپنے اسکول کے بہترین مصنف اور دلی زبان کے سب سے اچھے لکھنے والے قرار پائے ہیں۔"[۲]

مرزا فرحت اللہ بیگ زبان کو بڑی خوش اسلوبی اور اعتدال کے ساتھ برتنے پر قادر ہیں۔ انہوں نے اپنی تحریروں میں روزمرہ اور محاورات سے کام لیا۔ اور اس کے ساتھ انہوں نے اعتدال اور توازن کو بھی قائم رکھا ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ غیر معمولی قلب و دماغ کے مالک تھے ان کو زبان پر بڑی دسترس حاصل تھی۔ چنانچہ ان کے مضامین میں ان کی شخصیت کے جلوے نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ ہر شخص کے تخیلات اور احساسات اس کے ذاتی ہوتے ہیں اسی طرح اس کی زبان بھی اپنی ہوتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسلوب بیان مصنف کی زندگی کا عکس ہوتا ہے۔

فن کار کی قلبی گہرائی میں رموز و اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں۔ ان کو تصویر کشی کے لیے جن رنگوں کی ضرور ہوتی ہے۔ وہ ان ہی کا استعمال کرتا ہے۔ ہر فن کار کی انفرادی مخصوص ہوتی ہے۔ اور یہ فن کار کی پہچان ہوتی ہے۔ عوامی اور اپنی زبان میں امتیاز کرنا بھی فنکار کی قابلیت کی دلیل ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کو دلی کی زبان سے بڑا انس تھا انہوں نے اپنے خیالات کو اپنے اسلوب پر حاوی نہیں ہونے دیا۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کی تحریروں میں سادگی

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

سلاست روانی اور دل کشی کے ساتھ ہی شوخی و شگفتگی ان کی تحریروں کا اصل وصف ہے۔ زینت ساجدہ مرزا فرحت اللہ بیگ کے اسلوب کے متعلق لکھتی ہیں:

"مرزا فرحت اللہ بیگ کے یہاں لب و لہجہ کی متانت اور مذاق کی شائستگی کے ساتھ ایک طرح کی خوش مذاقی پائی جاتی ہے جس سے ذہنی بشاشت اور انبساط پیدا ہوتا ہے۔"(۳)

مرزا فرحت اللہ بیگ کے اسلوب کے متعلق ڈاکٹر وزیر آغا لکھتے ہیں:

"ان کا اسٹائل خوش مذاقی کے باعث بڑا مقبول تھا۔"(۴)

مرزا فرحت اللہ بیگ نے سادہ اور سلیس طرز بیان استعمال کیا ہے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ادبی دنیا میں خوش مذاقی کے لیے قدم رکھا تھا۔ انہوں نے اپنی تحریروں کو سادہ اور پر لطف بنایا انہوں نے اپنے اسلوب کو اتنا رسیلا بنایا کہ قاری اس کو کبھی بھر فراموش نہیں کر سکتا۔ ان کے متعلق عبادت بریلوی لکھتے ہیں:

"شاید ان سے پیاری زبان لکھنے میں ان سے کوئی بھی بازی نہ لے جاسکا ہے۔" (۵)

مرزا فرحت اللہ بیگ نے جابجا اپنی تحریروں میں ضرب الامثال اور محاورات کا استعمال کیا جس کی بدولت ان کی تحریروں میں ایک جذبیت پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے صنعتوں کے بہترین استعمال سے اپنی نثر کو منفرد اور جاذب نظر بنایا۔ ان کو صاف ستھری اور بامحاورہ زبان لکھنے میں بڑی مہارت حاصل ہے۔ بقول عبد القادر سرحدی:

"مرزا فرحت اللہ بیگ کی کامیابی کی بڑی ضامن ان کی دلکش زبان ہے صاف ستھری اور با محاورہ زبان لکھنے پر انھیں بڑی قدرت حاصل ہے جس طرح وہ خیال اور اظہار خیال کے سانچوں کو بگاڑ کر مزاج پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اسی طرح وہ زبان کو نہ تو خواہ مخواہ بناتے ہیں اور نہ بگاڑتے ہیں یہی سبب ہے کہ ان کی تحریروں میں ایسی مضحک اور رکیک مکروہ صورتیں نہیں پیدا ہونے پاتیں جو بازاری مذاق کی سرحد میں آجائیں۔"(۶)

مرزا فرحت اللہ بیگ نے اپنی تحریروں کو پر کشش بنانے کے لیے شوخی کا استعمال کیا ہے۔ شوخی تحریر کو اسلوب میں نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے۔ وہ شوخی تحریر کے باعث قارئین میں بے حد مقبول ہوئے۔ وہ ایک مزاح نگار نہیں بلکہ ایک ماہر اور ہوشیار رہنما بھی ہیں۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کے اسلوب کے بارے میں مولوی عبد الحق لکھتے ہیں:

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

"ادائے مطلب کے بہت سے ڈھنگ ہوتے ہیں اور جیسا جس کا مزاج ہوتا ہے اسی ڈھب کا اسلوب بیان ہوتا ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کا اسلوب بھی ان کی طبیعت سے ملتا جلتا ہے۔ بیان سادہ ہے تصنع نام کو نہیں ٹھیٹ دل کی زبان لکھتے ہیں تحریر میں شوخی بھی ہے ظرافت کی چاشنی بھی چونکہ مرزا صاحب کو فن مصوری میں دخل ہے۔ اس لئے ان کی نظر چیزوں کے مختلف پہلوؤں پر کھلے ہوں یا ڈھکے وہیں پڑتی ہے۔ جہاں نکتے کی کوئی بات ہوتی ہے اور جس پر سے عام نظریں سرسری طور سے گزر جاتی ہیں ان کی اس نظر کی بدولت مضمون میں جان پڑ جاتی ہے اور ان کا قلم خدوخال درست کر کے ایک اور ہی رنگینی پیدا کر دیتا ہے۔"(۷)

مرزا فرحت اللہ بیگ کی تحریریں اس بات کی گواہ ہیں کہ آپ کا اسلوب تمام ادیبوں سے منفرد اور ممتاز ہے۔ اردو ادب میں اور خاص طور پر مزاحیہ ادب میں ان کو جو عزت اور شہرت ملی وہ کم ہی ادیبوں کے حصے میں آتی ہے۔ سادگی، سلاست، روانی اور منظر نگاری ان کے اسلوب کی وہ امتیازی حصوصیات ہیں۔ جو ان کی انفرادیت اور مقام کو دوسرے ادیبوں سے بالا کرتی ہیں۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے اپنے اسلوب کو خوبصورت اور دلکش بنانے کے لیے اپنی تحریروں میں تشبیہات و استعارات کو بڑے احسن انداز سے برتا ہے۔ انہوں نے اپنی تحریر کے جملوں کی بندش اور معانی کو پہلو دار بنایا۔ اردو ادب میں انہوں نے اپنا لوہا منوایا اور قارئین سے داد و تحسین وصولی کی۔ آپ کا اسلوب شائستہ شگفتہ اور رواں دواں ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ اپنی ہر بات میں مذاق پیدا کرتے ہیں اور اس میں خوشی مسرت اور ہنسنے کی گنجائش بنا لیتے ہیں۔ وہ الفاظ کے اعلیٰ چناؤ اور پھر موقع محل کے مطابق استعمال کرنے میں قدرت رکھتے ہیں۔ ان کے اسلوب میں طنز کی خوبصورت مثالیں موجود ہیں جس سے ہر بات میں عمق اثر افرینی پیدا ہوتی ہے۔ بے خنگی اور جزئیات نگاری ان کے تحریر کے حسن میں مزید اضافہ کرتی ہیں۔

مرزا فرحت اللہ بیگ نے اپنی نثر میں استعارہ کا استعمال کر کے اس میں نکھار پیدا کیا۔ مرزا غالب کی شاعری سے خوب استفادہ کر کے اپنی نثر کو چار چاند لگائے۔ کیونکہ غالب کی طبیعت میں بھی اعلیٰ درجہ کی ظرافت پائی جاتی ہے۔ اور مرزا فرحت اللہ بیگ بھلا ایسے شخص کو کیسے بھول سکتے ہیں۔ انہوں نے ظرافت کا انداز اپنایا اور اپنے بہترین شعری شعور سے اپنے اسلوب کی رنگارنگی میں اضافہ کیا۔ ان کے منفرد اسلوب کی وجہ سے ان کا نام اردو کے مزاحیہ ادب میں سنہرے حروف سے کندہ کیا گیا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسرائل صدیقی کلیات مرزا فرحت اللہ بیگ کے دیباچے میں ان کے نثر کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

" مرزا فرحت اللہ بیگ دھلوی کی نثر کے اس مطالعے کی بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایک منفرد اسلوب اور طرز خاص کے مالک تھے۔ جس میں دھلوی زبان کا چٹخارہ اور روز مرے اور محاورے کا لطف، سادگی اور سلاست، بانکپن و شگفتگی اور بے تکلفی و بے ساختگی کی جملہ خوبیاں تو تھیں ہی لیکن ان کا کارنامہ یہ ہے کہ جہاں انہوں نے خوش مذاقی اور شگفتہ انداز بیان قائم رکھا اس میں ان کا کوئی ثانی دکھائی نہیں دیتا ہے۔ اس رنگ کی تقلید کی کوشش بیسوں نے کی لیکن کوئی اسے پا نہ سکا۔ "(۸)

احسان الحق ایک جگہ یوں فرماتے ہیں:

" فرحت کی مزاحیہ تحریریں، خوش مذاقی کے مندرجہ بالا معیار کو قائم کرنے والے مضامین، نذیر احمد کی کہانی کچھ اپنی زبانی، ایک وصیت کی تعمیل، اور دہلی کا یادگار آخری مشاعرہ، وغیرہ ہیں۔ ان مضمونوں میں خوش مذاقی یا ادبی ظرافت اور متین مزاح کا جو اسلوب نظر آتا ہے۔ اس کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہاں مضحکہ خیز صورتحال موازنہ یا مزاحیہ کردار کی تخلیق سے ہنسانے کی سعی نہیں کی گئی بلکہ ایسا شگفتہ اور شوخ اسلوب اختیار کیا گیا ہے کہ شگفتگی اور شادابی الفاظ اور جملوں میں سمو کر تحریر کا جزو اور اسلوب کا حصہ بن کر سامنے آتی ہے۔ "(۹)

مرزا فرحت اللہ بیگ نے اپنی نثر کی خوب آرائش کر کے اسے سنوار اور پھر اسے مسحور کن مہک عطا کی جس کی خوشبو قاری کے دل و دماغ پر اپنا جادوئی اثر چھوڑتی ہے اور وہ اسے بار بار پڑھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ان کی شہرت کا راز ان کے دلکش اسلوب میں چھپا ہوا ہے۔ جس کی رونق اور چاشنی قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے اپنی محنت لگن اور ظرافت کی بنا پر مزاح کی دنیا میں ایک الگ مقام بنایا اور انداز کی دل کشی نے ان کی تحریروں میں اک قوس قزح کے رنگ بھر دیئے۔ انہوں نے اپنی ظریفانہ طبیعت کے اعجاز سے اپنی تحریروں کو شگفتہ بنایا۔ بے ساختگی اور سادگی کی ایسی فضا قائم کی کہ ان کا طوطی بولنے لگا۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے استعارات کے استعمال میں کمال مہارت اور فنی چابکدستی کا ثبوت دیا۔ انہوں نے تحریر کے پیرہن کو استعارہ کے گوٹے سے یوں سجایا ہے کہ اس کی خوبصورتی آنکھوں کو خیران کرتی ہے۔ انہوں نے استعارات کو بڑے احسن طریقہ سے اپنی تحریر میں سمویا ہے۔ استعارہ کی بدولت ان کی نثر ادبی چاشنی کی حامل ہوئی ہے۔ بلکہ اس کی خوبصورتی

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

میں مزید اضافہ ہوا۔ ایک زبردست اور اعلیٰ تحریر وہی ہوتی ہے جو قاری کی آنکھوں کے ذریعے قاری کے دل میں سما جاتی ہے۔ اور یہ خوبی مرزا فرحت اللہ بیگ کی تحریروں میں پائی جاتی ہے۔ انہوں نے استعارات کا اپنی تحریروں کے اندر بر محل استعمال کیا ہے۔ جو ان کے جمالیاتی ذوق کی دلیل ہے۔ اور اس طرح ان کی تحریر کی خوبصورتی اور نکھار میں بھی اضافہ ہوا۔ ان کا دلکش اسلوب استعاروں کی بدولت ان کو دوسرے ادیبوں سے منفرد اور ممتاز کرتا ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے استعاروں کا استعمال کر کے قاری کو ادب کی نئی منزلوں اور معنی سے روشناس کروایا۔ انہوں نے بات کو استعارہ کے ریشمی غلاف میں لپیٹ کر یوں بیان کیا ہے کہ قاری کو اصل بات تک پہنچنے کے لیے پردے کو سر کرنا پڑتا ہے۔ استعارہ کا بر محل استعمال تحریر کی شان و شوکت میں اضافہ کرتا ہے۔

مرزا فرحت اللہ بیگ کے اسلوب کا جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ انہوں نے الفاظ کے استعمال کے حوالے سے کسی ماہر مرصع کار کی طرح بہترین اور خوبصورت الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ الفاظ کے چناؤ سے ان کی یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے۔ کہ ان کے پاس الفاظ کا بے پناہ ذخیرہ موجود ہے اور الفاظ کے قیمتی موتی لاتعداد پائے جاتے ہیں۔ ان کو انہوں نے اپنے فن کی مہارت سے جوڑ کر ایک خوبصورت ہار بناتے ہیں۔ جس کی بدولت ایک خوبصورت نثر معرض وجود میں آتی ہے۔ انہوں نے اپنی نثر میں اردو زبان کے ساتھ ساتھ مقامی اور خاص طور پر دہلی کی ٹکسالی زبان کا استعمال کیا ہے۔ انہوں نے الفاظ کو اس طرح جوڑا ہے کہ یہ بات قابل غور ہو جاتی ہے کہ انہوں نے الفاظ کا ایسا چناؤ کیا ہے۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہے اور یہ الفاظ تحریر میں رچے بسے لگتے ہیں۔ اور اجنبیت کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ آپ مقامی اور بدلیسی زبانوں کو اس طرح جوڑتے ہیں کہ الفاظ آنکھوں کو چبتے نہیں بلکہ بھلے محسوس ہوتے ہیں۔ اور ایک تاثر کی فضا لیے ہوئے آنکھوں کو تر و تازہ کر دیتے ہیں۔ تحریر کی جاذبیت اور ندرت میں بھی بے پناہ اضافہ کرتے ہیں۔

مرزا فرحت اللہ بیگ تکرار لفظی سے اپنی نثر میں ایک نئی شان پیدا کرتے ہیں۔ وہ روزمرہ زندگی میں بھی تکرار لفظی کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور اپنی تحریر میں بڑے عمدہ انداز میں برتتے ہیں جس سے ان کی تحریر کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے اور دلکشی میں مزید اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ اسی تکرار لفظی کی بدولت ان کی تحریر میں ایک تاثر کی فضا قائم ہوتی ہے اور گہرائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ الفاظ کو بار بار دہرا کر انہوں نے تحریر میں جاذبیت کا ایک نمایاں عنصر اُبھارا ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے بھاری بھر کم الفاظ اور طویل جملوں سے اپنی نثر کو دور رکھا ہے اور اپنا مقصد بیان کرنے کے لیے انہوں نے کم سے کم اور ناپے تولے الفاظ کا دامن تھاما۔ جس کی وجہ سے ایک عمدہ تحریر

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

معرض وجود میں آئی۔ ان کی نثری تحریروں کا یہ عالم ہے کہ مختصر جملوں میں بہت بڑی بات کر ڈالتے ہیں ان کا یہ اسلوب سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ آپ کے ہاں مختصر جملے اپنے اندر سینکڑوں الفاظ کی تاثیر لیے ہوئے ہوتا ہے جو بات بڑے بڑے جملوں میں کہنا دشوار ہوتی ہے وہ آپ ایک چھوٹے سے جملے میں بڑی آسانی اور عمدہ طریقہ سے ادا کر دیتے ہیں۔ جس سے تحریر کے نکھار میں اضافہ ہوتا ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے اپنی نثر میں ایسا شائستہ انداز اپنایا ہے جس سے تحریر میں دلکشی اور شگفتگی پیدا ہوتی ہے اور یہ بات آپ کو دوسرے ادیبوں سے منفرد اور ممتاز کرتی ہے۔ آپ اک عام سی بات کو بھی اس طرح بیان کرتے ہیں کہ وہ تاثر کو اپنے اندر لیے ہوئے ہوتی ہے اور قاری کو چونکا دیتی ہے۔ قاری اس سے لطف محسوس کرتا ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر بھی تو وہ دلکش الفاظ کے انتخاب سے کبھی برجستہ جملوں کی وجہ سے دلکش سماں باندھتے ہیں۔ وسیع تر ذخیرہ الفاظ کی وجہ سے آپ کے ہاں غرابت لفظی کا عنصر بالکل نہیں وہ بات کو دلکش پیرائے میں اس طرح کہتے ہیں۔ قارئین متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ بات کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ قاری تحریر کے سحر میں کھو جاتا ہے جس کی بدولت آپ کی تحریر شگفتگی سے بھری رہتی ہے۔ شگفتہ بیانی وہ طریقہ ہے جو معمولی سی بات کو غیر معمولی بنا دیتا ہے۔ بات کا یہی شگفتہ انداز مرزا فرحت اللہ بیگ کو ان ادیبوں کی صف میں کھڑا کرتا ہے جن کا اسلوب نکھرا ہوا ہے۔ آپ جو بات بھی کرتے ہیں وہ مزاح اور تاثر سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کے ہاں بے شمار فنی محاسن پائے جاتے ہیں۔ مگر ان کے شہرت کی سب سے بڑی بات ان کا طنزیہ اور مزاحیہ اسلوب ہے جو قارئین کو اپنی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ انہوں نے زندگی کی مضحک اور ناہموار کیفیات کو شگفتہ مزاجی کی بدولت بہترین اور عمدہ انداز میں پیش کیا۔ جس کی وجہ سے قارئین بے حد متاثر ہوئے۔ اور ان کے دلوں پر راج کیا۔ خلیہ نگاری کو مرزا فرحت اللہ بیگ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک فرد کی جیتی جاگتی تصویر بن جاتی ہے۔ انہوں نے حلیہ نگاری کے ایسے نادر نمونے پیش کیے جو ادبی دنیا میں ایک مثال ہیں۔ مرزا فرحت اللہ بیگ حلیہ کو اس طرح بیان کرتے ہیں جو طنزیہ اور مزاحیہ باتوں سے لبریز ہوتا ہے مگر نامونوس نہیں ہوتا جو قاری کو محظوظ کرتا ہے۔ حلیہ نگاری کی ایک مثال دیکھیے:

> ”ان کی جگہ جو مولوی صاحب آئے۔ وہ واقعی مولوی تھے شکل بھی عالموں کی سی تھی اور پڑھاتا بھی عالموں کا سا تھا۔ ذات کے بھی مرزا تھے۔ چھ فٹ کا قد، سرخ و سفید رنگت، موٹا موٹا نقشہ، چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔ نیچی کر بڑی ڈاڑھی، چوڑ چکلا ہاڑ، ہمیشہ کشمیری کام کا چغہ اور کشمیری کام کا منڈاسا باندھتے تھے فارسی ایرانی لہجہ میں پڑھاتے تھے۔“ (۱۰)

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

خلیہ نگاری میں تو وہ کمال درجہ رکھتے تھے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ ایک حقیقت پسند ادیب تھے جو کچھ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے اس کو بالکل اسی طرح بیان کرتے۔ مگر اس کو جب وہ اپنے اسلوب میں تحریر کر دیتے ہیں تو اس میں خود بخود مزاح کا عنصر پیدا ہو جاتا ہے۔ بحیثیت مجموعی مرزا فرحت اللہ بیگ اپنے عمدہ اور احسن اسلوب کی وجہ سے اردو کے مزاحیہ ادب میں ایک اونچے مینار کی حیثیت رکھتے ہیں ان کا اسلوب نثر بے پناہ خوبیوں سے مزین ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے اپنے بے پناہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے محاورات و تلمیحات الفاظ کا چناؤ، تشبیہات و استعارت میں لاتعداد فنی خوبیوں کو سمویا۔ کسی بھی شاعر یا ادیب کا اسلوب اس کی شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کا طرز تحریر بھی ان کی شخصیت کا عکس ہے۔ اور ان کی زندگی کی بھرپور غمازی کرتا ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کا اسلوب ان کے گہرے فلسفیانہ انداز اور مشاہدات استدالال کی زبان و بیان پر دسترس کے حوالے سے زندہ جاوید ہے۔ ان کے خوبصورت اسلوب کی بدولت ان کی تحریروں میں رعنائی اور خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔ اس وجہ سے مرزا فرحت اللہ بیگ اپنے ہم عصروں میں ایک منفرد اور نمایاں مقام رکھتے ہیں یہ ان کی انفرادیت کا کمال ہے جو ان کو ایک الگ مقام و مرتبہ اور پہچان عطا کرتا ہے۔

مرزا فرحت اللہ بیگ کا اسلوب دوسرے مزاح نگار سے منفرد، بے مثال اور لازوال ہے۔ طرز تحریر کی یہی خوبی شعراء اور ادباء کو الگ مقام عطا کرتی ہے۔ ان کے دلکش اور ہر دلعزیز اسلوب کی وجہ سے ان کا نام زندہ ہے۔ اور جب تک ادبی دنیا ہے اس وقت تک زندہ رہے گا۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کا نام مزاحیہ ادب میں چودویں کے چمکتے ہوئے چاند کی طرح ہے۔ جس طرح چاند تمام ستاروں اور سیاروں میں واضح اور نمایاں نظر آتا ہے اسی طرح مرزا فرحت اللہ بیگ بھی ادبی دنیا میں اپنے اسلوب کی بدولت نمایاں مقام و مرتبہ رکھتے ہیں۔

حوالہ جات

(۱) ڈاکٹر عبادت بریلوی، ''اردو کے اسالیب تنقید،''مشمولہ تنقیدی تجزیے، اردو دنیا، کراچی، ۱۹۵۹ء، ص ۳۵۰

(۲) ڈاکٹر، عبد الحئ صدیقی، ''مرزا فرحت اللہ بیگ کی خدمات''، ص ۳۱۵

(۳) زینت ساجدہ، ''حیدر آباد کے ادیب''بحوالہ، مرزا فرحت اللہ بیگ کی ادبی خدمات، ڈاکٹر، عبد الحئ صدیقی، ص ۳۱۹

(۴) ڈاکٹر، وزیر آغا، ''اردو ادب میں طنز و مزاح'' ص۴

(۵) عبادت بریلوی، ''تنقیدی زاویہ''ص۳۴

(۶) مرزا فرحت اللہ بیگ، مشمولہ، ''یادگار فرحت''، س۔ن، ص۱۱۵

(۷) ڈاکٹر، عبد الحیٔ صدیقی، ''مرزا فرحت اللہ بیگ کی خدمات''، ص۳۴۱

(۸) مرزا فرحت اللہ بیگ، ''کلیات مرزا فرحت اللہ بیگ'' جلد اول، الوقار پبلشر، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص۲۰

(۹) احسان الحق اختر، ''اردو کے اہم مزاح نگار''، مرتبہ اسد اللہ نیاز، ص۵۳

(۱۰) مرزا فرحت اللہ بیگ، ''کلیات مرزا فرحت اللہ بیگ'' جلد دوم، الوقار پبلشر، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص۶۶۷